Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ‏ ‏ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ‏ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲ تبلیغ ۱۳۴۶ھش ‏ ۲۲ شوال ۱۳۸۶ھ ‏ ۲ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۲

غیر معمولی تائید و نصرت کے عظیم الشان خدائی نشانوں کا مظہر

جماعت احمدیہ پاکستان کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۵واں جلسہ سالانہ

صداقت و حقانیت پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور غیر معمولی تائید و نصرت کا پُرکیف تذکرہ

دیگر ادیان کے بالمقابل صداقتِ اسلام کا مہتم بالشان اظہار غلبۂ اسلام کے درخشندہ و تابندہ ثبوت

(۲)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیت وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (النحل آیت ۹۶) کی تفسیر بیان فرما کر احباب جماعت کو خدمتِ اسلام اور خدمتِ سلسلہ کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے نماز عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

خدائی تائید و نصرت اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت

نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو اہم تنظیمی امور، غلبۂ اسلام کی جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج پر مشتمل ایک تفصیلی خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ خطاب ۲ بجکر ۲۵ منٹ پر شروع ہوا اور پونے پانچ بجے شام تک جاری رہا اس میں پہلے حضور نے غیر مبائعین اور پیغام صلح کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور الزام تراشیوں کا جواب دیا۔ حضور نے خدائی تائید و نصرت کے ذریعہ جماعت مبائعین کو ملنے والی عظیم الشان ترقیوں اور اول دن سے ان کے روز افزوں تسلسل اور خدائی وعدوں اور بشارتوں کے قدم قدم پر پورا ہونے کا ذکر فرمایا اور اس کے بالمقابل غیر مبائعین کی ناکامیوں اور ان کے روز افزوں انحطاط کی طرف اشارہ کر کے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے کہ جماعت مبائعین حق پر ہے اور خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اسے حاصل ہے اسی لئے تو وہ پوری ظفرمندی اور کامیابی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتی جا رہی ہے جب حضور نے خلافت کی عظیم الشان برکات قدم قدم پر خدائی تائید و نصرت اور مہتم بالشان خدائی بشارتوں کے ظہور کا ذکر کیا۔ تو احباب اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ اور ان پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک فقرہ پر بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر کے علاوہ احمدیت زندہ باد، نظامِ خلافت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگاتے رہے۔ وقفہ وقفہ کے بعد یہ نعرے تک جلسہ گاہ اور اس کا ماحول اسلامی نعروں کی پُرشوکت آوازوں سے گونجتا رہا۔ جلسہ گاہ کی آخری حد تک اور اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے ہزاروں ہزار احباب خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں تائید و نصرت کے نشانوں اور بشارتوں کے ظہور کو یاد کر کے تشکر و امتنان کے مجسمے بنے ہوئے تھے۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدائی تصرف اور فرشتوں کی معیت کے طفیل وہ ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہیں۔ ایک عجیب روحانی سماں اور ماحول تھا۔ جس نے سب کو بے خود بنا رکھا تھا۔

بعدہٗ حضور نے تنظیمی امور، اکناف عالم میں غلبۂ اسلام کی جدوجہد اور اس کے نہایت ہی خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی۔ حضور نے اس حصۂ تقریر میں نئی کتب کی خریداری اور سلسلہ کے اخبارات و رسائل کی توسیع اشاعت کی تحریک فرمانے کے علاوہ تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ،

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

—● ربوہ یکم فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ہلکی سی حرارت اور ہلکا سا نزلہ بھی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

—● لندن سے محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ صلاح الدین امینی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے لواحقین کو ایمان میں استقامت اور اعمال صالحہ کی توفیق دے اور پریشانیاں دور فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ احباب بھی اپنی اس بہن اور ان کے عزیزان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(پرائیویٹ سکرٹری)

—● ربوہ۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مورخہ ۲۵ جنوری کو میرپور خاص سے بخیریت ربوہ تشریف لے آئے تھے۔ مورخہ ۲۱ جنوری کو آپ بعارضہ بخار بیمار ہو گئے تھے۔ اور کمزوری بہت بڑھ گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سے قبل آپ کی طبیعت سنبھل گئی اور قوت و ہمت عود کر آئی۔ اور آپ نے ربوہ تشریف لاکر جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ احباب جماعت آپ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تعلیمی ادارہ جات ۷ فروری کو کھلیں گے

جملہ طلباء اور اساتذہ کرام مطلع رہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے تعلیمی ادارہ جات بعد تعطیلات بروز منگل بتاریخ ۷/۲/۶۷ کھلیں گے۔

(ناظر تعلیم)

مبلغ اسلام مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ۲ فروری کو گیمبیا روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ۔ مکرم جناب چوہدری محمد شریف صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے گیمبیا (مغربی افریقہ) جانے کے لئے مورخہ ۲ فروری ۱۹۶۷ بروز جمعرات صبح ۹ بجے چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب بروقت سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمال کی بنیاد تقویٰ پر رکھو اور ان پر کبھی فخر نہ کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا معتکفین مسجد مبارک سے خطاب

۲۰ رمضان المبارک سے ۲۹ رمضان المبارک تک نماز فجر کے بعد استاذی المحترم مولانا ابوالعطاء صاحب امیر المعتکفین حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ معتکفین کی دلی آرزو تھی کہ کسی روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی انہیں اپنی زریں ہدایات سے نوازیں۔ ان کی خوش بختی تھی کہ ۲۷ رمضان المبارک کو نماز فجر کے بعد حضور مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور احباب جماعت سے عموماً اور معتکفین سے خصوصاً خطاب فرمایا۔ اس ایمان افروز خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار قریشی فیروز محی الدین ایم۔ اے واقف زندگی)

حضور نے فرمایا:۔

حضرت علی رضؓ کا قول ہے کہ عمل صالح کے لئے جتنا اہتمام ہو سکتا ہے کرو۔ مگر اس سے زیادہ

احتیاط اس امر کی کرو

کہ وہ امر قبول بھی ہوجائے۔ کسی شخص کے اعمال خواہ کس قدر ہوں جب تک ان کی بنیاد تقویٰ پر نہ ہوگی۔ بارگاہ ایزدی میں قبول نہ کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین (سورۃ مائدہ آیت ۲۸) کہ اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کی قربانی قبول کیا کرتا ہے۔ اس لئے بہت ڈرنے کا مقام ہے۔ اپنی طرف سے بہت اہتمام کرو۔ مگر یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ میں نے بہت کچھ کر لیا ہے۔ اور وہ قبول بھی ہو جائے گا۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔ اور کس کے اعمال شرف قبولیت حاصل کریں گے۔ یہ ایک راز ہے جس کو خدا ہی جانتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ ڈرتے ہوئے وقت گزارو اور ارشاد خداوندی ھو اعلم بمن اتقی (سورۃ نجم آیت ۳۳) کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے پیش نظر رکھو۔ یہ نہ سمجھو کہ میں نے رات قیام کیا ہے۔ دن کو روزے رکھے دعائیں ذکر الٰہی اور کثرت سے تلاوت کلام پاک کی ہے اور یہ کہ میں عالم باعمل ہوں اس لئے میرے عمل ضرور قبول ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے وہ ہماری عبادتوں اور صدقات کا محتاج نہیں۔ وہ قبول کرے یا ہمارے اعمال کو ٹھکرا دے۔ اس کا انحصار اس کی مرضی اور پسند پر ہے۔ اس لئے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص پانچ کروڑ روپیہ بھی اس کی خدمت میں پیش کرے تو اسے اس کی کیا پرواہ ہے اس کے خزانے بھرپور ہیں وہ چاہے تو انہیں رد کر دے۔ اور مہربان ہوجائے تو باوجود اس کے کہ اسے اس کی احتیاج نہیں۔ یہ خیال کرکے کہ میرے بندے نے میری محبت کی وجہ سے یہ کام کیا ہے اسے قبول فرمالے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے اعمال کی بنیاد تقویٰ پر رکھیں۔ اور ان پر فخر کرنے سے اجتناب کریں۔

۲۸ رمضان کو نماز فجر کے بعد حضور نے اسی تسلسل میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا ایک مخلص بندہ

اس کے احکام کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس امر کی پوری کوشش کرتا ہے کہ کوئی نقص یا کوتاہی یا تقصیر باقی نہ رہ جائے اور اعمال کرنے کے بعد وہ اپنے رب سے جو غنی ہے لرزاں اور ترساں رہتا ہے کہ کہیں کسی تقصیر کی وجہ سے اس کے اعمال رد نہ کر دیئے جائیں۔

ابن دینار کا قول ہے الخوف علی العمل اشد من العمل کہ اعمال بجا لانے میں کوتاہی سے خوف کے مقابلہ میں یہ خوف زیادہ شدید ہوتا ہے کہ شاید وہ عمل مقبول ہوں یا رد کر دئے جائیں۔ بعض روایات میں ہے کہ ہمارے بعض بزرگوں کا دستور رہا ہے کہ وہ رمضان کے شروع ہونے سے پانچ چھ ماہ پہلے دعاؤں میں لگے رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کی عبادات بجا لاسکیں۔ پھر رمضان کے پانچ چھ ماہ بعد تک یہ دعائیں کرتے رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان عبادات کو قبول فرمائے۔ ایک لحاظ سے ان بزرگوں کا سارا سال ہی رمضان اور اس کے بارہ میں دعاؤں میں گزرتا تھا۔ بعض اور بزرگوں کا طریق تھا کہ وہ بڑی سنوار کر نماز ادا کرنے کے بعد اس کثرت سے اور عاجزی کے ساتھ استغفار کرتے جیسے ان سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہوگیا ہے۔ یہ اس لئے ہوتا تھا کہ انہیں اس امر کا خوف اور ڈر رہتا تھا۔ کہ کہیں ان سے نماز کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہوگئی ہو یا نماز کے بعد یہ خیال نہ پیدا ہوجاتے کہ میں نے بڑی نیکی کی ہے۔ اور میں بھی کچھ چیز بن گیا ہوں۔ اور کہیں کبر اور غرور پیدا نہ ہوجائے۔ خدا کے مخلص بندے نماز تہجد ہر عبادت کے بعد

کثرت سے استغفار کرتے ہیں

کہ اس عبادت کے نتیجہ میں شیطان کوئی شر پیدا کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے انہیں محفوظ رکھے۔

۲۹ رمضان کو اسی تعلق میں فرمایا:۔

حضرت علی رضؓ کے متعلق روایت آتی ہے کہ آخری رمضان میں وہ فرماتے۔ یا لیت شعری من ھو المقبول منا فنھنیہ و من ھذا المحروم منا فنعزیہ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کس کی عبادت اور قیام اللیل کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت حاصل ہوئی ہے میں اس کے پاس جاتا اور اس کو مبارکباد کہتا۔ اور کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کس بدقسمت کی عبادت اللہ تعالیٰ نے رد کی ہے۔ میں اس کے پاس جاکر افسوس کرتا کہ تمہاری کس غفلت کوتاہی۔ تقصیر یا چھپی ہوئی روحانی بیماری کی وجہ سے تمہارے اعمال کھائے گئے ہیں۔ روحانی بیماریاں اعمال کو ایسے کھا جاتی ہیں جیسے گھن لکڑی کو کھا جاتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے

کہ انسان کو خلوص کے ساتھ اعمال صالحہ کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اور پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی تقصیر، کوتاہی، غفلت اور دوسری بیماری اس کے اعمال کو ضائع نہ کر دے۔ وہ یہ بھی خیال نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کو ضرور قبول کرے گا۔ کیونکہ انسان کو بسا اوقات اپنے متعلق بھی وہ علم نہیں ہوتا جو اس کے رب کو اس کے بارہ میں ہوتا ہے۔

جہاں تک اعمال بجا لانے کا تعلق ہے۔

اسلامی تعلیم کا خلاصہ

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت سے منہ نہ موڑا جائے۔ جو شخص وہ نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ وہ اس کے غضب کے نیچے اور اس کے قہر کا مورد ہے۔ اعمالِ صالحہ کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی صحیح رنگ میں اطاعت کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز بھی فی نفسہٖ کوئی نیکی نہیں یہ تب نیکی شمار ہوگی جب اس وقت اور اس طریق پر ادا کی جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اس عبادت کے وقت قبلہ رُخ ہونا نماز کا لازمی حصہ ہے۔ یہ نہیں کہ جنوب، مشرق یا شمال کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھ لی اور یہ خیال کرلیا کہ ہم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں لیکن ایک وقت ابتدا میں ایسا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے اور بیت المقدس کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھو۔ اس وقت اگر کوئی شخص ایسا نہ کرتا تو اس کی نماز نماز نہ تھی۔ نماز نام ہے اطاعت کا نہ کہ اس میں خاص قسم کی دعائیں کرنے قرآن کا کوئی حصہ پڑھنے یا سورۂ فاتحہ پڑھنے کا نام نماز ہے۔ پہلے بیت المقدس کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھی جاتی تھی۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ بیت المقدس کی طرف پیٹھ کرو اور کعبہ کی طرف مُنہ کرلو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک محبت چھڑائی اور ایک نئی جگہ کی محبت پیدا کرنے کا حکم دیا۔ سارے اعمالِ صالحہ کا یہی حال ہے۔ انہیں اعمال کے مقبول ہونے کی ہم امید کرسکتے ہیں جو اس کے حکم کے مطابق کئے جائیں۔

جو یہ کہے "میتوں عملاں دی کی ضرورت اے او بخش دے گا" یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے وہ اسی طرح بخش دے گا اور جنت میں داخل کردے گا اسے اللہ تعالیٰ جنّت میں نہیں جہنّم میں داخل کر دے گا۔

ایک قسم کے لوگ

ہیں جو خدا کو نہیں مانتے یا اگر اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں تو اس بات کو نہیں مانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر وحی کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی ذہنی کیفیت کے متعلق قرآن کریم میں ذکر آیا ہے کہ ان کے ایمان لانے کا مطلب یہ ہوا کہ بغاوت بھی کی اور یقین بھی رکھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ ایک قسم کے ان لوگوں کے اعمال ہیں۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں

کہ ان کے اعمال تو صحیح معلوم ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ردّ کئے جاتے ہیں اسلئے کہ ان کا ظاہر اچھا ہوتا ہے مگر باطن میں ریا، کبر، غرور اور خود پسندی کی بیماریاں ان کے اعمال کو کھا جاتی ہیں۔ اس کی مثال ایک ایسی چیز کی ہے جس کا چھلکا خوبصورت ہو مگر اندر سے خالی ہو۔ یا ایسے اخروٹ کی جو دیکھنے میں بڑا صحت مند نظر آتا ہے مگر اندر سے سیاہ اور سکڑی ہوئی چیز نکلتی ہے۔ یہی اس قسم کے اعمال کا حال ہے جو دیکھنے میں اچھے نظر آتے ہیں مگر اندر سے بُرے ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ مومنانہ حالت ہوتی ہے مگر اعمال ردّ کئے جاتے ہیں۔

تیسری قسم

کے وہ اعمال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قبول تو کرتا ہے مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ ضرور قبول کئے جائیں گے سوائے انبیاء کے ذریعہ یہ علم پالینے کے کسی کو کیا پتہ لگ سکتا ہے کہ اس کے عمل قبول بھی ہوئے ہیں یا نہیں۔ نبی بھی دعویٰ نہیں کرتا کہ مَیں نے عمل کئے ہیں اور وہ ضرور قبول ہوں گے۔ اور اب مجھے کوئی خوف نہیں رہا۔ اسے بھی زندگی بھر خوف رہتا ہے کہ اللہ تو بے نیاز ہے پتہ نہیں میرے عمل بھی قبول کرتا ہے یا نہیں۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا عائشہ میرا جنت میں جانا بھی خدا کے فضل سے ہی ہے عمل سے نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قل ارءیتم ان اھلکنی اللہ ومن معی او رحمنا فمن یجیر الکافرین من عذاب الیم۔

(سورۃ ملک آیت ۲۹)

اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے متعلق آپؐ کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے کہلوایا کہ مجھے بتاؤ تو سہی اگر اللہ مجھے یا میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا رحم کرے تو بھی کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا۔ کوئی شخص اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ اس کے اعمال کو قبول کرے۔ یہ کہنا کہ مَیں عمل تو نہیں کرتا مگر پھر بھی اس کے فضل سے جنّت میں جاؤں گا عقل کے بھی خلاف ہے۔

عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی

کہ تم اس کے بتائے ہوئے طریقوں۔ اس کی اطاعت سے انکار کرو اور جنت میں بھی جاؤ۔ ایسے شخص کے لئے یقینی طور پر عذاب مقدّر ہے۔ لیکن اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کو بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا مقدس وجود بھی صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتا ہے تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ تمہارے اعمال ضرور خدا کی بارگاہ میں قبول ہوں گے۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بظاہر ایمان رکھتے ہیں مگر ان کے اعمال ردّ کئے جاتے ہیں یہ اس لئے کہ ان کے ظاہر اور باطن میں تضاد ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ فرماتا ہے۔ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ اور جو شخص ایمان رکھتے ہوئے کفر اختیار کرتا ہے تو سمجھو کہ اس کا عمل ضائع ہوگیا۔

جو عمل قبول کئے جانے کے قابل ہوتے ہیں ان کے بارہ میں بھی حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ قبول ہوں گے۔ ایک صحابی کا قول ہے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ میرا رائی کے دانے کے برابر عمل بھی قبول ہوگیا ہے تو مَیں ساری دنیا اسکے بدلہ میں قربان کردوں کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ مَیں جس کا رائی کے دانے کے برابر عمل بھی قبول کرلوں اسے بھی جنت میں داخل کروں گا۔

جن اعمال کی قبولیت کی امید رکھی جاسکتی ہے اسکے متعلق فرمایا

فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً۔

یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسے دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہوجائے اسے چاہئیے کہ شرک نہ کرے۔

عمل صالح کے دو نقطۂ نگاہ ہیں

منفی اور مثبت۔ منفی یہ کہ انسان ان بیماریوں سے محفوظ رہے جو اعمال کو کھا جاتی ہیں اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیکچر لاہور میں یوں فرمائی ہے کہ

"جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہوجائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئیے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئیے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئیے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ ۔۔۔۔ بلکہ سب کچھ کرنے پر بھی سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر ناز۔"

(لیکچر لاہور صہ)

یعنی عمل صالح وہ عمل ہے جو ہر قسم کے فساد سے پاک ہو اس میں ریا اور تکبّر نہ ہو اور ناقص اور ناتمام نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کے نتیجہ میں وہ صادر ہوا ہو یعنی وہ یہ یقین رکھے کہ اگر اللہ جہنّم میں بھی ڈال دے تو پھر بھی مَیں عمل اور اطاعت کو نہیں چھوڑوں گا۔

خلاصہ یہ کہ

انسانوں کے تین گروہ ہیں

پہلے وہ جو بے عمل ہیں بالکل عمل نہیں کرتے اور عذاب الٰہی ان کے لئے مقدّر ہے۔

دوسرے وہ جو عمل تو کرتے ہیں لیکن مومن ہونے کے باوجود ان کے اعمال کافروں جیسے ہوتے ہیں۔

تیسرے ایسے جن کے اعمال میں تضاد نہیں اور صدق اور وفا کی زمین سے ان کے عمل کا درخت پھوٹتا ہے اور اس کی شاخیں اپنے رب کے حضور پہنچتی ہیں ان اعمال کی قبولیت کے بارہ میں بھی ہم حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے پس ہمیں ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابنِ عمرؓ روزہ کھولتے یا عبادت بجالانے کے بعد یہ دعا کرتے۔ اللّٰھم یا واسع المغفرۃ اغفرلی۔ اے میرے رب تیری مغفرت بڑی وسیع ہے۔ مَیں اپنے کئے کی جزا نہیں مانگتا بلکہ میری عبادت میں جو کمی یا تقصیر رہ گئی ہے اس پر مغفرت کی چادر ڈال دے۔"

مَیں بھی اپنے لئے اور آپ کے لئے یہی دعا کرتا ہوں کہ

اللّٰھم یا واسع المغفرۃ اغفرلنا

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ؎

بچّوں کے لئے جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ

(محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

مندرجہ بالا نام سے ایک سو چوبیس صفحات کی ایک کتاب مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب مدیر روزنامہ الفضل نے تالیف فرمائی ہے۔ مَیں نے اسے لفظاً لفظاً پڑھا ہے۔ یہ کتاب احمدی بچّوں اور بچیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ شیخ صاحب موصوف کو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے خاص ملکہ حاصل ہے آپ کئی سال تک بچّوں کے رسالہ تشحیذ الاذھان کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ آپ نے اپنی تازہ تصنیف میں چھوٹے بچّوں کے مناسبِ حال سادہ اور چھوٹے چھوٹے فقروں میں دلنشین انداز میں اختصاراً سلسلہ احمدیہ کی ضروری تاریخ کو چار ابواب میں جمع کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کو جزائے خیر بخشے اور اس رسالہ کو احمدی بچّوں اور بچیوں کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری ۸؍۱؍۶۷

ضروری اعلان برائے کارکنان جلسہ سالانہ

سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۹؍فروری بروز اتوار تمام کارکنان جلسہ (ناظمین منتظمین و معاونین) کا ایک جلسہ منعقد ہوگا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے کام کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔ تمام کارکنان اپنے بیج محفوظ رکھیں اور بیج لگا کر اجلاس میں تشریف لائیں۔ اجلاس کے مقام و وقت کا اعلان بعد میں ہوگا۔ تمام ناظمین و منتظمین اپنے اپنے کاموں کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ۔ اپنی پیش آمدہ مشکلات و تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے فوری طور پر مجھے پہنچا دیں تاکہ مجموعی رپورٹ تیار ہو سکے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمّہ نہیں لیتا

— ہمارے پیارے آقا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو تحریکِ جدید القاء ربانی ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اسکی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کرے گا اور اگر زمین سے اسکے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خداوند کریم برکت دے گا۔ جو شخص اس آواز کا جواب دے گا وہ اپنے رب سے اجرِ عظیم کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمّہ نہیں لیتا۔ اگر تم ایک پیسہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو گے تو اسکے بدلہ میں تمہیں وہ کچھ دیگا کہ جسکو تم گن بھی نہ سکو گے۔" (مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زمانۂ حال کے فکری رجحانات اور اسلام

تقریر محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے۔ برموقع جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۷ء کو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

میرا مضمون ہے "زمانۂ حال کے فکری رجحانات اور اسلام"۔ ظاہر ہے کہ یہ مضمون بڑا طویل اور دقیق ہے اور اس کے پہلو بھی کئی ہیں۔ ایسے مضمون کا حق ادا کرنا آسان بات نہیں۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو بیان کرتے ہوئے ہم ایسے مسائل میں اُلجھ جائیں جن سے ہمیں نہ کوئی فائدہ ہو نہ دلچسپی۔

اسلئے مَیں یہ کوشش کروں گا کہ بعض ایسے رجحانات کا ذکر کر دوں (اور ذکر بھی بغیر کسی خاص ترتیب کے۔ یعنی سرسری طریق سے) جن سے ہمارے زمانے کے اہلِ فکر متاثر ہوتے ہیں جن میں بڑی حد تک عام طبائع بھی اہلِ فکر کے ساتھ شریک ہیں اور جن سے اہلِ مذہب بھی کسی نہ کسی حد تک متاثر ہوئے ہیں تاکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سرسری بیان ہی سے ایک دھندلی سی تصویر زمانے کے افکار کی ہمارے سامنے آجائے۔ اور یہ بھی کسی حد تک معلوم ہونے لگے کہ اِن افکار کے تعلق میں اسلام کا پیغام کیا ہے؟ اور اس پیغام میں وہ خاص بات کیا ہے جس سے زمانے کے فکری مسائل حل کرنے میں ہمیں مدد مل سکتی ہے؟

خالص فلسفیانہ رجحانات

ہمارے زمانے کے کچھ رجحانات تو خالص فلسفیانہ ہیں ان کا چرچا فلسفہ کے استادوں میں، یونیورسٹیوں میں اور علمی جرائد میں ہوتا ہے۔ ان کے متعلق جو لوگ لکھتے لکھاتے ہیں انکی زبان بڑی ادق اور اصطلاحات سے بھری ہوتی ہے۔ ان بحثوں کا اثر عام طبائع پر نہ ہونے کے برابر ہے۔ فلسفہ کے پروفیشنل حلقوں میں انہیں اہمیت حاصل ہو تو ہو عام لوگ ان سے متاثر نہیں۔ اور الحمد للہ کہ متاثر نہیں، کیونکہ ان رجحانات کا مآل اور نتیجہ بھی مذہب کے حق میں اچھا نہیں کیونکہ ان کے ماتحت یقینی علم کی تعریف ایسی بے ہنگم ہونے لگی ہے کہ قریباً ہر چیز کے متعلق یقینی علم کا دعویٰ غلط ہو گیا ہے گویا ہم یہ کہہ سکیں کہ ہمیں علم ہے کہ خدا ہے یا آخرت کوئی شے ہے اس رجحان سے بعض فلسفی حلقے خود بیزار معلوم ہوتے ہیں اور وہ اب اس کا فلسفیانہ جواب تیار کرنے لگے ہیں۔ فکر کی اس شاخ کا عام طبائع پر کوئی اثر نہیں اسلئے اسکے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں۔

ایک اَور اندازِ فکر

ایک اندازِ فکر اَور ہے جس کا اثر عام طبائع پر ہے یہ شاخ عالمی جنگوں کے بعد نمودار ہوئی ہے ان جنگوں سے پیدا شدہ افسردگی اور احساس ناکامی اور خوف ہے جس سے یہ طرزِ تفکر پیدا ہوا ہے۔ یہ طرزِ فکر یورپ اور امریکہ میں خوب پھیل چکا ہے اسکے سربراہ زمانے کے موڈ کو خوب پہچانتے ہیں۔ کامیاب ادیب اور شاعر طبعی اور ناقابلِ علاج واردات کو خوب زوردار الفاظ اور استعارات کی شکل میں اتار دیتے ہیں ٹھیک اسی طرح یہ لوگ بھی زمانے کے تفکرات اور احساسات کو بڑی کامیابی سے بیان کرتے ہیں اس لئے ان کا چرچا بہت ہے اور بہت لوگ۔ ان کی کتابیں پڑھتے ہیں اور پڑھ کر ان کی تعریف کرتے ہیں نتیجہ کچھ نہ ہو لیکن چرچا ضرور ہے۔ ادیبوں اور شاعروں کے کلام سے ضروری نہیں کوئی نتیجہ نکلے لیکن پڑھنے اور سننے والے سر ضرور دُھنتے ہیں۔

اس طرزِ فکر کے آثار بعض یورپین ممالک علی الخصوص فرانس اور جرمنی میں خوب ظاہر ہوئے ہیں اور یہی وہ علاقے ہیں جہاں جنگوں کی تباہ کاریاں نہایت بھیانک صورت سے ظہور میں آئیں۔ انگلستان اور امریکہ میں نسبتاً کم۔ ہمارے اپنے ملک میں بہت ہیں جو ان کا لٹریچر پڑھتے رہتے ہیں اور اب تو انہیں فلسفہ کے درس میں بھی شامل کر لیا گیا ہے۔

کچھ بات شاعری سے بڑھ کر بھی اس حلقہ میں ہے کیونکہ امنِ عالم کے متعلق کوشش کرنے والوں کو ان سے بہت تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس طرزِ فکر کے ایک سربراہ نے الجزائر کی تحریکِ آزادی کی بھی تائید کی۔ اہلِ فکر کا یہ طبقہ یونیورسٹیوں کے پیشہ ور فلسفیوں سے زیادہ توجہ کا مستحق ہے۔

کمیونزم کا فکری رجحان

ایک فکری رجحان وہ ہے جو کمیونزم کے موجد کارل مارکس کا مرہون منت ہے اس رجحان کا امتیاز یہ ہے کہ اس نے یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کو ہی متاثر نہیں کیا۔ بلکہ عوام کو ادیبوں کو اور سیاسی مدبروں کو بھی متاثر کیا ہے اور بعض طبائع تو اس درجہ اس سے متاثر ہوئی ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دنیا میں ایک نیا مذہب نہیں تو نیا نظریہ ضرور پیدا ہو گیا ہے۔ اس نظریہ اور نظریہ کے پیچھے جو سیاسی طاقت ہے اس کا ٹکراؤ مذہب سے ہے۔ تاریخی مذاہب کے اساسی اور بنیادی عقائد سے ہے خود یہ نظریہ اس بارے میں خاموش نہیں نہ ہی اہل مذہب اس بارے میں خاموش ہیں۔

ایک اور طرز فکر

ایک اور طرز فکر ہے جو زیادہ تر سائنسی تحقیقات اور سائنسی علوم کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مادی ترقیات۔ ایجادیں وغیرہ۔ نیز سیاسی طرز فکر سے زیادہ متاثر ہوا ہے اگرچہ مذاہب سے بھی متاثر ہے۔ مذہب کے متعلق اسے اتنا اعتراف ہے کہ اخلاق یعنی بے نفسی دوسروں کے لئے قربانی وغیرہ کی عملی ترجمانی اہل مذہب ہی کرتے رہے ہیں اور شاید آئندہ بھی وہی کرتے رہیں۔ لیکن مذہب کے مخصوص عقائد۔ وجود باری۔ حیات آخرہ وغیرہ۔ کو وہ نہیں مانتے۔ علی الخصوص وہ الہامی اسباب کا انکار ہے کہ خدا تعالیٰ انسانوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس طرز فکر کا بھی ٹکراؤ مذہب سے ہے کیونکہ اس کے نزدیک ہماری سب کوشش اس دنیوی زندگی کو خوشحال اور کامیاب بنانے کے لئے وقف ہونی چاہئیں، امن قائم ہو، سائنس ترقی کرے۔ علوم و فنون ترقی کریں۔ دوسری زندگی سے سروکار نہیں۔ اس طرز فکر کو اخلاق کی درستی کا بھی خیال ہے اسے تسلیم ہے کہ اس سلسلہ میں مذہب نے بنی نوع انسان کی بہت خدمت کی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے اخلاق اور ان کی اخلاقی تاثیروں کو لے لینا چاہیے۔ ان کی مذہبی تعلیم کی ہمیں ضرورت نہیں۔

مذہب کا مستقبل

کچھ اہل فکر مذہبی حلقوں کے اندر بھی ہیں ان کے سامنے یہ مسئلہ ہے کہ مذہب کا ماضی تو شاندار ہے۔ کیا اس کا حال اور اس کا مستقبل بھی ایسا ہی شاندار ہو سکتا ہے؟ اس خواہش میں جو بات حائل ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ مذہبی معتقدات کے متعلق پہلا سا یقین نہیں رہا۔ اور بعض معتقدات پر علی الخصوص بعض عیسائی معتقدات پر تو زمانہ حال کی بعض طبائع کو سخت اعتراض پیدا ہوئے ہیں ان طبائع کے متعلق اس زمانے کے عیسائی مذہبی پیشواؤں کی کوشش یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو کم از کم عیسائیت کے نام سے یا اسکی شخصیات سے کچھ نہ کچھ تعلق پڑھے لکھے لوگوں کو ضرور رہے۔ اس لئے وہ روایتی معتقدات میں ہر قسم کی نرمی پیدا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ عیسائیت کا نام باقی رہ جائے۔ یہ نہ ہو کہ اگلی نسلیں عیسائیت کو بالکل خیرباد کہہ دیں اور یہ تو بالکل نہ ہو کہ عیسائیت کو چھوڑ کر کسی اور مذہب مثلاً اسلام کو قبول کر لیں۔ یہ خطرہ ان کے نزدیک حقیقی خطرہ ہے۔ کیونکہ عیسائیت کئی دور از عقل اور بعید از انصاف عقائد اور نظریات میں الجھی ہوئی ہے۔ بار بار ایسے آثار پیدا ہوتے ہیں کہ عیسائیت سے بیزار طبائع شاید اسلام کی طرف رجوع کرنے لگیں۔ مذہب پر اعتراض کرتے رہیں۔ لیکن بالعموم لوگ مذہب کی ضرورت کے قائل ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایک مذہب تسلی نہ دے تو وہ کسی اور مذہب کے متعلق غور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گو وہ سیاسی اور تمدنی اور ثقافتی دباؤ کے ماتحت وہ تبدیلی مذہب کے لئے جلدی تیار نہ ہوں۔ لیکن ان کے دل کسی تغیر کی تائید ضرور کرتے رہتے ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اسلام میں کئی وجوہ سے ایک زبردست کشش پائی جاتی ہے۔ اسلام کے نظریات عالمگیر ہیں۔ اس کا خطاب بھی عالمگیر ہے اس کا ریڈ بھی عالمگیر ہے۔ اس کی تعلیم میں ایک عجیب لچک ہے۔ انسانی فطرت اور فطرت کے متنوع تقاضوں کا اس میں لحاظ پایا جاتا ہے وہ سب انبیاء کا احترام سکھاتا ہے۔ عیسائی اہل قلم بھی اسلام کے ان امتیازات کو خوب محسوس کرتے ہیں۔ یہ خیال اب لوگوں کے دلوں اور دماغوں پر چھا چکا ہے کہ مذہبی تعلیم سب انسانوں کو جمع کرنے والی ہونی چاہیئے۔ اس میں عقل انسانی اور فطرت انسانی کا بھی پورا لحاظ ہونا چاہیئے۔ اسے تاریخی عظمت بھی حاصل ہونی چاہیئے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تاریک زمانے میں جبکہ تمام روحانی اور جسمانی قدروں پر ایک شدید زوال طاری ہے اس میں زندگی کے آثار موجود ہونے چاہئیں جو بفضلہ تعالیٰ اسلام میں موجود ہیں۔

اسلئے مذہبی حلقوں میں عیسائیت کے مخصوص عقائد پر اب زور ختم ہو چکا ہے اگر ہوتا ہے تو معذرت کے رنگ میں۔ اب عیسائی تاریخ عیسائی ثقافت عیسائی تمدن اور عیسائی قوموں کی مادی ترقی کا اشتہار خوب ہوتا ہے۔

ان رجحانات میں مشترکہ امور

ان مختلف رجحانات میں کوئی جوڑ نظر آئے یا نہ آئے لیکن یہ سب کے سب ہمارے زمانے کی پیداوار اور زمانے کے تقاضوں، زمانے کے صدموں اور زمانے کی فرودگی کا نتیجہ ہیں اسلئے ان میں ضرور بعض باتیں مشترک ہونگی وہ مشترک باتیں کیا ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مذہب کا انکار، مذہب کے متعلق مایوسی اور بے یقینی

مذہب کا علی الاعلان انکار تو کارل مارکس اور اسکے ماننے والوں کے سوا اور کسی نے نہیں کیا لیکن ان میں سے جو مذہب کا انکار نہیں کرتے وہ اس کا اقرار بھی انشراح سے نہیں کرتے جو رجحانات ہی مذہب سے باہر ہوئے ان سے تو مذہب کو تائید کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ لیکن جو رجحانات مذہب کے اندر پیدا ہوئے ہیں۔ جو مذہبی حلقوں اور مذہبی تنظیموں کے تعلق رکھنے والے اہل قلم کے قلموں سے نکلے ہیں۔ وہ بھی مذاہب کی کئی بنیادی باتوں کا انکار کر رہے ہیں اگرچہ باقی جو کچھ رہ جاتا ہے۔ اس کا نام وہ مذہب ہی رکھتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کا نام ہے پیارا۔ اس کا کچھ رعب ضرور ہے اور دلوں پر اس کا اثر ایسا ہے کہ اسے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اگر کسی طرح اس پر یقین ہو جائے تو اسکے اپنانے اور اس کے سیکھنے اور سکھانے میں کوئی مشکل نہ ہے مذہب کا انکار نہ زمانہ حال کے اکثر فکری رجحانات میں یہ قدر مشترک ہے۔ اگلا سوال یہ ہے کہ مذہب کا انکار کس کس رنگ میں ہو رہا ہے؟ جواب ہے کہ ایک شکل تو اسکی وجود باری کا انکار ہے یعنی خدا کے وجود کا انکار یا اسکی صفات کا انکار ہے دعا کا انکار ہے وغیرہ وغیرہ لیکن سب سے زیادہ اور سب سے عام انکار حیات آخرت کا انکار ہے یعنی اس زندگی کے بعد کی زندگی کا انکار ہے اور سچ پوچھیں تو زمانہ حال میں امن کا مسئلہ جو اس قدر مشکل اور پریشان کن بن رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کی قوموں کے سامنے ان کے لیڈروں کے سامنے اس دنیا اور اس دنیا کی زندگی کے بعد اور کوئی دنیا نہیں اور نہ ہی اور کوئی زندگی ہے۔ اسلئے وہ مادی تنگ و دو ہمیں کے لئے کرتے ہیں گویا اس میں گم ہیں۔ اسکا نتیجہ وہ ہوس اور وہ مقابلہ ہے جس سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ جس شخص کے سامنے کوئی منزل ہو وہ منزل اگر دور ہو تو اس شخص کو قریب کے جھگڑوں اور مقابلوں سے وہ دلچسپی نہیں ہوتی جو دوسروں کو ہوتی ہے۔ ہر شخص جب عمر اور شعور میں بڑا ہونے لگتا ہے تو اسے اپنی منزل آگے آگے نظر آنے لگتی ہے اسکا خیال قریب کے مقابلوں کے متعلق وہ نہیں ہوتا جو انکا ہوتا ہے جنکے سامنے قریب کے سوا کوئی منزل نہیں ہوتی (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے سلسلے میں مجوزہ فارم پر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور، پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۵ء کے ممبر اور ٹریڈ پر مبنی پرسنٹیج ریٹس کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۲ مارچ ۱۹۶۳ء ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	لاگت کا تخمینہ	زر امانت	تکمیل کی مدت
(تخمینہ نمبر 67 آف ۱۹۶۲-۶۳ء) ڈویژنل پلان نمبر W.88/WZD-1962/LHR کے مطابق لاہور۔ لالہ موسیٰ سیکشن پر ڈرائنگ مقام پر موجودہ گلے سڑے پائپ لائن اور ٹینک کی جگہ ایڈیشنل ایچ ایس ٹینک ۲۲۰۰ گیلن کیپیسٹی کی فراہمی۔	۲۲۳۰۰۷/-	۶۰۰۰/- روپے	چار ماہ

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات بقیمت -/۵ روپے (ناقابل واپسی) دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور (ورکس اکاؤنٹس سیکشن) سے کسی یوم کار کو ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک نقد ادا کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۳۔ ٹنڈر کی مفصل شرائط اور شیڈول آف ریٹس خاکہ اور تخمینہ دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دفتری اوقات کے دوران دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ ٹنڈروں کی فروخت صرف ان ٹھیکیداروں کے لئے کھلی رہے گی جو پی ڈبلیو ریلوے کے ہاں منظور شدہ ہوں گے۔ ایسے ٹھیکیدار بھی جو پی ڈبلیو ڈی ریلوے کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ٹنڈر دے سکتے ہیں مگر ایسے ٹھیکیداروں کو ٹنڈر فارم کی فروخت شروع ہونے سے تین روز پیشتر اپنے تجربہ اپنے انکے تکمیل شدہ کاموں کی نوعیت، اپنی مالی حالت اور مندرجہ بالا کاموں کو زیر غور لینے کے سلسلے میں اپنی اہلیت کے متعلق دستاویزات اور سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوں گے۔

۵۔ ٹنڈر دہندگان یہ امر ملحوظ خاطر رکھیں کہ گارنٹی بانڈ دینے کی صورت میں یہ کم از کم دس ماہ کے لئے ہونا چاہیئے

INF(L) 289

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید سال ۲۳/۲۲

جماعت احمدیہ راولپنڈی

(مرسلہ مکرم چوہدری بشیر محمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

۱۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر
معہ لواحقین ۱۴۳-۹۴
۲۔ عبدالشکور صاحب ۱۰-۰۰
۳۔ شیخ عبدالغفور ۱۰۰۰-۰۰
۴۔ چوہدری بشیر محمد صاحب شافی
معہ لواحقین ۲۲۴-۴۵
۵۔ چوہدری داؤد احمد صاحب
کلاتھ سٹور ۵۵-۰۰
۶۔ چوہدری بشارت احمد صاحب ۲۵-۰۰
۷۔ عبداللہ خاں صاحب کانپوری ۷۵-۰۰
۸۔ قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی ۱۴-۰۰
۹۔ چوہدری فضل احمد صاحب معہ اہلیہ ۴۰-۰۰
۱۰۔ غلام محی الدین صاحب ۵۰-۰۰
۱۱۔ مبارکہ نسرین صاحبہ
اہلیہ محبوب الٰہی صاحب ۱۰-۰۰
۱۲۔ امۃ الامین صاحبہ نرس ۱۱-۲۵
۱۳۔ چوہدری منیر احمد صاحب سنوری
معہ والدہ صاحبہ ۳۱۷-۰۰
۱۴۔ چوہدری ناصر احمد صاحب ۳۳-۰۰
۱۵۔ میاں شریف احمد صاحب ۲۰۵-۰۰
۱۶۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
گوکھووال ۲۶-۰۰
۱۷۔ قریشی ضیاء الحق صاحب ۱۳-۵۰
۱۸۔ صوفی غلام اللہ صاحب ۶۶-۰۰
۱۹۔ بابا محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰-۵۰
۲۰۔ بابا سردار نور محمد صاحب ۱۱-۰۰
۲۱۔ میاں اللہ بخش صاحب
منجانب والد مرحوم ۱۲-۵۰
۲۲۔ شیخ بشیر احمد صاحب
منجانب والد مرحوم ۱۱-۲۵
۲۳۔ چوہدری محمد طفیل صاحب
معہ خاندان ۲۲-۵۰
۲۴۔ لال الدین صاحب دکاندار ۱۰-۰۰
۲۵۔ مرزا عبدالحق صاحب فاضل
ایم۔ اے ۱۲-۶۰
۲۶۔ چوہدری محمود احمد صاحب
نفٹ میوری ۱۰-۵۰
۲۷۔ ملک محمد یار صاحب بھوکہ ۱۰-۰۰
۲۸۔ مولوی دین محمد صاحب فاضل
ایم۔ اے ۱۴-۶۰
۲۹۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی ۱۲-۰۰
۳۰۔ خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار ۶۶-۰۰
۳۱۔ خواجہ عبدالکریم صاحب ڈار ۱۲-۰۰
۳۲۔ خواجہ بشیر احمد صاحب ڈار
معہ والدہ ۱۰-۵۰
۳۳۔ تاثیر مجتبیٰ صاحب ۱۰-۰۰
۳۴۔ شیخ غلام علی صاحب ۳۵-۰۰
۳۵۔ احمد جواد صاحب مخدوم ۱۰-۱۲
۳۶۔ فرحت بشیر الدین صاحب ۱۰-۰۰
۳۷۔ غلام زہرہ صاحبہ ۱۰-۰۰
۳۸۔ بشریٰ صاحبہ اہلیہ محمد اکرم صاحب ۱۰-۰۰
۳۹۔ حضرت بیگم صاحبہ اہلیہ
فضل کریم صاحب ۱۰-۰۰
۴۰۔ اہلیہ و دختران چوہدری
احمد جان صاحب امیر جماعت ۶۲-۰۰
۴۱۔ ساجدہ ارشاد احمد صاحب ۱۰-۰۰
۴۲۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ۲۶-۰۰
۴۳۔ غازی محمد امین صاحب ۱۰۰-۰۰
۴۴۔ ڈاکٹر محمود خاں صاحب ۲۵-۰۰
۴۵۔ میجر عبدالستار صاحب ۴۰-۰۰
۴۶۔ کرنل بشیر احمد صاحب پنشنر ۱۲۰-۰۰
۴۷۔ ملک محمد یونس صاحب انسپکٹر پولیس ۱۳۵-۰۰
۴۸۔ ملک انور احمد صاحب معہ نانا نانی
دادا دادی ۱۵-۰۰
۴۹۔ امۃ الکریم صاحبہ معہ والدین
حضرت اماں جان حضرت مسیح موعود ۱۵-۰۰
۵۰۔ سید غلام حسین صاحب ۶۲-۰۰
۵۱۔ ملک عبدالمجید صاحب ادیب ۳۰-۰۰
۵۲۔ میجر مبارک احمد صاحب ڈاکٹر ۱۰۰-۰۰
۵۳۔ چوہدری خورشید احمد صاحب ۱۱-۵۰
۵۴۔ چوہدری منصور احمد صاحب ۱۰-۰۰
۵۵۔ محمد اشرف صاحب چغتائی ۱۲-۵۰
۵۶۔ گلزار احمد چغتائی ۱۰-۵۰
۵۷۔ سید حمید احمد صاحب مجسٹریٹ ۴۴-۰۰
۵۸۔ ملک عبدالمغنی صاحب ۳۸-۰۰
۵۹۔ شیخ تعلق علی صاحب ۵۰-۰۰
۶۰۔ شیخ طیب علی صاحب ۶۰-۰۰
۶۱۔ بیگم و بچگان چوہدری
محمود احمد صاحب ناصر ۱۰۰-۰۰
۶۲۔ محمود اقبال صاحب ۵۱-۰۰
۶۳۔ ظہور احمد صاحب
سنٹرل ہسپتال ۳۱-۰۰
۶۴۔ چوہدری محمد صادق صاحب
شنگلی معہ اہل و عیال ۸۰-۰۰
۶۵۔ چوہدری عبدالحق صاحب ہوتک ۶۲-۰۰
۶۶۔ چوہدری ناصر محمود صاحب چیمہ ۲۵-۰۰
۶۷۔ چوہدری محمود احمد صاحب ملک ۱۰۰-۰۰
۶۸۔ رفعت [illegible] صاحب ۵۰-۰۰
۶۹۔ کرنل ملک ستار بخش صاحب
معہ لواحقین ۱۸۰-۰۰
۷۰۔ بریگیڈیئر چوہدری اقبال احمد صاحب ۲۳۵-۰۰
۷۱۔ عبدالحکیم جان صاحب ۲۱-۰۰
۷۲۔ محمد شفیع صاحب بٹ
معہ لواحقین ۱۲۲-۷۵
۷۳۔ محمد شریف صاحب کیانی ۶۱-۰۰
۷۴۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
S.D.E معہ اہل و عیال ۱۱۷-۰۰
۷۵۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب ۴۰-۰۰
۷۶۔ میاں عبدالقدوس صاحب ۱۷-۰۰
۷۷۔ چوہدری حفیظ احمد صاحب ۳۰-۰۰
۷۸۔ بشریٰ بینا صاحبہ ۱۰-۵۰
۷۹۔ قریشی نورالدین صاحب ۴۵-۰۰
۸۰۔ عبداللہ خاں صاحب
افغان سٹور ۸۶-۰۰
۸۱۔ میجر محمد اسلم صاحب
معہ اہل و عیال ۱۶۰-۰۰
۸۲۔ ظہور احمد صاحب صدیقی ۱۰-۳۷
۸۳۔ خواجہ محمد عبداللہ صاحب ۳۲-۵۰
۸۴۔ میاں ظفر احمد صاحب ۱۵-۰۰
۸۵۔ حمیدہ طیب صاحبہ ۱۲-۰۰
۸۶۔ ملک سعید احمد صاحب ۴۵-۰۰
۸۷۔ مرزا احمد نصیر صاحب ۲۶-۰۰
۸۸۔ مس بشریٰ بیگم صاحبہ
از والدہ مرحومہ ۱۰-۰۰
۸۹۔ چوہدری شبیر حسین صاحب شاد
امۃ الاعلیٰ صاحبہ ۱۵-۵۰

احمدی مزارعین توجہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر احمدی مزارعین کو توجہ دلائی ہے کہ سندھ میں مزارعت پر کاشت کاری کے بہت مواقع ہیں جو حضور کے اس ارشاد کے تحت تحریر ہے۔ جو احباب ہمارے فارم ناصر آباد، محمود آباد ضلع تھرپارکر اور مبارک آباد ضلع حیدرآباد میں کاشت کاری کرنا چاہتے ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تفصیلات طے کریں۔

(ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ ربوہ)

ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان

انویسٹی گیٹرز اور سب اکاؤنٹنٹس کی ٹریننگ عرصہ ۶ ماہ کے لئے ہوگی۔ کامیابی سے ٹریننگ مکمل کرنے پر تقرری ہوگی۔ وظیفہ -/۱۵۰ روپیہ ماہوار۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ سال۔ درخواست کی آخری تاریخ ۲-۶۸-۱۷۔ قابلیت کم از کم سیکنڈ کلاس گریجوایٹ۔ اکنامکس یا زراعت ضروری مضمون یا کامرس۔

مشرقی و مغربی پاکستان کے امیدواران کے لئے ان کی حسب مرضی انٹرویو کا مقام۔ ڈھاکہ، راجشاہی۔ کھلنا۔ چٹاگانگ۔ کراچی۔ لاہور۔

مغربی پاکستان کے امیدواران۔ درخواست بنام ایڈمنسٹریٹو آفیسر ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان انشورنس ہاؤس ۲ فلور ۳ جے سکوائر پوسٹ بکس ۵۰۶۵ بندر روڈ کراچی ۲۔ مشرقی پاکستان کے لئے۔ جنرل مینجر ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان ۸ موتی جھیل ڈھاکہ ۲ ---- درخواست میں تاریخ پیدائش قابلیت۔ ڈومیسائل کا ذکر ضروری۔ تمام ضروری سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقول شامل کی جاویں۔ (اے پی۔ ڈی ۶۸-۱-۲۷/۱۷)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم و محترم مرزا عبدالمجید صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی پشاور ۶۸-۱-۱۸ کو اچانک بیمار ہو گئے تھے۔ کچھ دماغی عارضہ ہے۔ جس کا زبان اور حافظہ پر بھی اثر ہے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ قدرے افاقہ تو ہے لیکن ابھی بہت تشویش ہے۔ مرزا صاحب موصوف ایک نہایت ہی مخلص اور بے لوث کارکن ہیں۔ اور ہمیشہ سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش رہے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مرزا عبدالمجید صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عبدالحق رامہ ناظر بیت المال ربوہ

۲۔ میری خوشدامن صاحبہ بیوہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لائلپور آجکل زیادہ بیمار ہیں۔ اور کمزور ہو گئی ہیں احباب جماعت اور صحابہ کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید فاضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

ربوہ ۔ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۷ء کو بعد نماز عصر مکرم محمد عبید اللہ عبد المنان صاحب دہلوی افسر حفاظت کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الرحیم مسرت صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ عزیزہ کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر مکرم راجہ محمد اسلم صاحب شاد ابن مکرم راجہ محمد یٰسین صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیز رضی الدین نے کی۔ مکرم عبد الشکور صاحب دہلوی آف سرگودھا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

مورخہ ۳۰ جنوری ۶۷ء کو مکرم راجہ محمد یٰسین صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر نے دعا کرائی۔ احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

تبدیلی تاریخ امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان ۲۲ فروری کی بجائے انشاء اللہ العزیز ۲ اپریل کو ہوگا۔ سیکرٹریان کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیوں کو شمولیت کے لئے تیار کریں۔ امتحان کے لئے نصاب درج ذیل ہے۔

ناصرات الاحمدیہ چھوٹا گروپ :-

(۱) کتاب ہمارا آقا نصف اوّل (۲) نماز باترجمہ التحیات تک

(۳) مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ روزہ کھولنے کی دعا

ناصرات الاحمدیہ بڑا گروپ :-

(۱) قرآن کریم پہلا پارہ نصف اوّل

(۲) بچوں کے لئے احمدیت کی مختصر تاریخ نصف اوّل۔ یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ بذریعہ وی۔ پی منگوالیں۔

(۳) سو کر اٹھنے کی دعا۔ چاند دیکھنے کی دعا۔ کشتی میں بیٹھنے کی دعا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھجوائیں گے۔ (افسر خزانہ صیغہ صدر انجمن احمدیہ)

برائے لجنات اماء اللہ

ہمارے مالی سال کے ساڑھے تین ماہ گزر چکے ہیں مگر چندہ کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کے مطابق ممبرات سے چندہ وصول کر کے باقاعدگی سے مرکز میں بھجوایا کریں تا سال کے آخر میں انہیں ممبرات سے اکٹھا چندہ وصول کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔ جن لجنات کی طرف سے ابھی تک ماہانہ چندہ نہیں آیا انہیں اعلان ہذا سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز چوہدری بشیر احمد صاحب خالد کو اللہ تعالیٰ نے ایم۔ ایس سی (فزکس) میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ عزیزم کی فرسٹ ڈویژن میں کامیابی محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کی دعاؤں سے حاصل ہوا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میری عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم خالد کی اس کامیابی کو سلسلہ کے لئے اور ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور ہماری تمام مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین ثم آمین

سکینہ بیگم اہلیہ محترم چوہدری عبد الرحمن صاحب مرحوم محلہ باب الابواب۔ ربوہ

ولادت

برادرم چوہدری حمید الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس کا نام نصیر الدین رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری الیاس الدین صاحب آف ہیلو پور کا پوتا ہے اور مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز دے اور خادم دین بنائے آمین۔

چوہدری ناصر الدین
آڈیٹر تحریک جدید ربوہ

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والے جانوروں کے مہلک اپھارہ کو بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں ختم کر دیتی ہے۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت گیارہ سال سے دی جا رہی ہے۔ فی پیکٹ ایک روپیہ درجن اور زیادہ پر بصورت خریداری کمیشن دو درجن کے زائد پر خرچ ڈاک (ڈیڑھ روپیہ) بذمہ کمپنی

حیوانات کا جملہ امراض کی دوا ملنے کا پتہ: ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر (شعبہ حیوانات) ربوہ

اعلان نکاح

برادرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ایم۔ ایس سی اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر واپڈا (منگلا پراجیکٹ)۔ ابن محترم چوہدری نذیر احمد صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر انڈسٹریز لاہور۔ کا نکاح محترمہ عزیزہ نیل المرام صاحبہ بنت محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (ریٹائرڈ) لاہور سے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اس نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹/۱/۶۷ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں یہ تعلق حضرت اقدس کے طفیل سے ہر دو خاندان کے لئے بابرکت ہو۔ آمین (مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ کیمبل پور)

کالونی مصنوعات فون ۳۲۷۲

جس میں کالونی ٹیکسٹائل اینڈ وولن ملز کے جملہ پارچہ جات مثلاً سوتی، ٹسری، پاپلین و ریڈی میڈ ملبوسات دیکھئے لٹھا ۱۵۰۰، ملٹھا ۵۰۰۰ ساده پاپلین پرنٹ ہر قسم ڈبل سفید ڈبل پرنٹ ہر قسم ٹسری خاکی وزین سفید و پاپلین ۲ × ۲، ۶۳۰۰ گولڈن کیٹ مونا لیزا وغیرہ اور جنس سوٹنگ و گاورڈین ورسٹڈ ملینہ ر بلور لیڈی کوٹنگ وغیرہ۔ اور نیز نٹنگ کال وول وکریپ ڈول ورسٹڈ مل وغیرہ خریدنے کے لئے ہمیشہ کالونی مصنوعات کو یاد رکھیئے یہاں مقررہ نرخوں پر ہر قسم کی مصنوعات دستیاب ہوتی ہیں۔

کالونی مصنوعات فون نمبر ۳۲۷۲

پروپرائیٹر:۔ چوہدری عبد الرزاق اینڈ سنز بلڈنگ نیک آف بہاولپور نزد احمدیہ مسجد چوک حسین آگاہی ملتان شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پاکستان کا ۷۵واں جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اول

وقفِ جدید کے کاموں پر ریویو کر کے ان کے ذریعہ رونما ہونے والے خوشکن انقلاب کا ذکر فرمایا اور ان کی اہمیت واضح کر کے احباب کو ان کی عظیم ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے وقفِ عارضی، تعلیم القرآن، مجلس موصیان اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کی نئی تحریکوں اور ان کی عظیم الشان برکات کا بھی ذکر فرمایا۔ اور احباب پر اس ضمن میں ان کی ذمہ داریاں واضح فرمائیں۔ اس روحانی انقلاب کے رونما ہونے میں خدائی تائید و نصرت کے ذکر، نیز احمدیت کی صداقت اور نظام خلافت کی حقانیت کے بیان پر فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر و تحمید، اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی رہی اور تمام جلسہ گاہ اور اس کے پورے ماحول پر تقریر کے اختتام تک روحانی کیف و سرور اور خوشی و انبساط کا عالم طاری رہا۔ اور اس طرح ۲۷ دسمبر کا یہ اجلاس جلسہ پر آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کے ایمانوں کو ایک نئی جلا، دلوں کو ایک نئی روشنی اور روحوں کو ایک نئی بالیدگی عطا عطا کرنے کا موجب ثابت ہوا۔

آخر میں حضور نے ملک کی غذائی صورتِ حال کا بھی ذکر فرمایا۔ اور احباب کو حالات پر قابو پانے کے سلسلہ میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے اور تمام ہم وطنوں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک روا رکھتے ہوئے ایسے حالات پیدا کرنے میں پوری مدد دینے کی ہدایت فرمائی کہ جن کے نتیجہ میں ہر شہری کو کھانا اور خوراک مہیا ہوتی رہے۔ حضور نے ملک کے تحفظ و سلامتی اور اس کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔

نیز حضور نے سال رواں کے دوران جدا ہونے والے دوستوں بالخصوص محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری، محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ لاہور، محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم اور ۳۱۳ اصحاب کبار کے مقدس زمرہ کی دو آخری یادگاروں میں سے ایک یادگار حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب جہلم کا بھی ذکر فرمایا اور ان کی خدمات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد احباب کو توجہ دلائی کہ وہ انہیں نیز سال کے دوران وفات پانے والے دیگر بھائیوں اور بہنوں کو بھی دعا کے مواقع پر یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ان کی خدمات اور نیکیوں کی بہترین جزا دے۔ انہیں رضا کی جنتوں میں رکھے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین

دیگر ادیان کے بالمقابل صداقت اسلام کا مہتم بالشان ظہور

مورخہ ۲۸ جنوری کو جلسہ سالانہ کے آخری روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث نے پونے دو بجے دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پہلے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے باجماعت پڑھائیں اور پھر احباب کو اختتامی خطاب سے نوازا۔ حسب معمول حضور نے اس اجلاس میں ایک نہایت اہم علمی موضوع پر تقریر ارشاد فرمائی۔ حضور نے حصول نصرت کے ذرائع بیان فرما کر پہلے واضح فرمایا کہ ان ذرائع کو اختیار فرما کر کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے قدسی صفات صحابہ رضی اللہ تعالےٰ کی عظیم الشان تائید و نصرت کے مورد بنے اور اسلام کو دنیا میں غلبہ نصیب ہوا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انہی ذرائع کے اختیار کرنے کے نتیجہ میں ملنے والی غیر معمولی تائید و نصرت کا ذکر فرمایا اور حضورؑ کے ذریعہ خدائی تائید و نصرت کے ماتحت رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کو واضح کرنے کے لئے مقابلے کی اُن دعوتوں کا ذکر فرمایا۔ جو حضورؑ نے اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کو دیں۔ حضور ایدہ اللہ نے واضح فرمایا کہ یہ دعوتیں جنہیں دیگر مذاہب کے سرکردہ لوگوں نے اُس وقت قبول نہ کر کے اسلام کی برتری اور غلبہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی تھی آج بھی قائم ہیں اور ہمیشہ قائم رہیں گی چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں ان میں سے باری باری بعض دعوتوں کو دہرایا۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے ان میں سے ہر دعوت کو دہراتے تھے تو خدائی تائید و نصرت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہونے والے غلبہ اسلام کے ان زندہ و تابندہ ثبوتوں کے سلسلہ وار شمارہ پر اسلام و احمدیت کے ہزاروں ہزار فدائیوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی حمد سے لبریز ہو کر بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد، محمد رسول اللہ زندہ باد، مسیح موعود زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کرنے لگتے تھے۔ حضور کی تقریر سوا دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس تمام عرصہ میں احباب کمال محویت کے عالم میں علوم و معارف سے فیض یاب ہو کر روحانی خزائن سے اپنی جھولیاں بھرتے اور کیف و سرور کے عالم میں اپنے سر دھنتے رہے۔ تقریر کے آخر میں حضور نے احباب کو درد بھری دعاؤں سے نوازا۔ اور پھر ایک پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد احباب کو واپس جانے کی اجازت عطا فرما کر انہیں بڑے ہی محبت و پیار کے لہجے میں رخصت فرمایا۔

اہم علمی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر

جلسہ سالانہ کے تین دنوں میں مجموعی طور پر چھ اجلاس منعقد ہوئے ۲۷ اور ۲۸ جنوری کے اُن دو اجلاسوں کے علاوہ جن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ باقی چار اجلاسوں میں علی الترتیب محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور، محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت اور محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیے۔

ان اجلاسوں میں علماء سلسلہ اور جماعت کے دیگر نامور ذی علم اصحاب نے اہم دینی اور علمی موضوعات پر احباب سے خطاب فرمایا۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید نے "حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ" کے موضوع پر محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے "زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام" کے موضوع پر۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "تعلق باللہ اور اس کے حصول کے ذرائع" پر۔ محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے "حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے موضوع پر۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "قرآنِ کریم کا حسن و جمال" کے موضوع پر۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر، محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر نے "بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اس کے نتائج" پر۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "مسیحی عقائد جدید انکشافات کی روشنی میں" کے موضوع پر، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "مقامِ مسیح موعود علیہ السلام بزرگانِ امت کی نظر میں" کے موضوع پر اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے "مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے" کے موضوع پر ٹھوس اور پُرمغز تقاریر فرمائیں جو احباب کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئیں۔ الغرض جلسہ میں از اول تا آخر ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور اس طرح جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض پوری ہوئی جس کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت آج سے ۷۵ سال قبل اس الٰہی جلسہ کا ہمیشہ ہمیش کے لئے آغاز فرمایا تھا۔ (باقی)

دُعائے مغفرت

میرے بہنوئی انور سعید انور صاحب قریشی نائب تحصیلدار نوشہرہ ورکاں ۲۹ رمضان مطابق ۱۱ ماہ جنوری ۶۷ء بعارضہ خرابی جگر و نمونیا سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو اسی دن پسرور میں سپردِ خاک کیا گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، سات لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ احباب مرحوم کے لئے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو آمین۔

ملک سعادت احمد
کاز ریڈیو پلیٹ ورچھاؤنی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴